٤٦

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۴ شہادت ۱۳۴۲ ہش | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف بہت زیادہ رہی حرارت بھی زیادہ ہوگئی۔ رات نیند اچھی طرح نہیں آئی۔ آج صبح بھی طبیعت خراب ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

گردہ میں اور بائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی بخیریت واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن — امریکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی بخیریت واشنگٹن پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔

آپ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے امریکہ جانے کے لئے مورخہ ۶ اپریل کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز پہلے کراچی اور وہاں سے ہالینڈ ہوتے ہوئے امریکہ پہنچے ہیں۔ ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں جہاں آپ کے فرزند چوہدری صلاح الدین صاحب فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایک یوم قیام فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کا ہر طرح حامی و ناصر ہو اور آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بھائیو جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ کوئی عملِ بد نہیں جس پر مؤاخذہ نہ ہوگا

تعصب اور کج بحثی کی وجہ سے انسان کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے

"بھائیو جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ کیونکہ کوئی عملِ بد نہیں جس پر مؤاخذہ نہ ہوگا اور کوئی بددیانتی نہیں جس کی وجہ سے انسان پکڑا نہ جائے جس نے کسی بخل کی وجہ سے اپنا دین خراب کر لیا اور کسی تعصب کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا وہ کیڑا ہے نہ انسان۔ وہ درندہ ہے نہ آدمی۔ لیکن نیک آدمی ایک پاک خیال کے ساتھ سوچتا ہے اور اُس کا حکمت اور حق کے ساتھ کلام ہوتا ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی کے رنگ میں۔ اور وہ صداقت اور انصاف کے پاک جذب سے بولتا ہے نہ غضب اور غصہ کی کشش سے۔ اس لئے خدا اس کی مدد کرتا ہے اور روح القدس اس کے دل پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن ناپاک دل اور گندی طبیعت والا سچائی کے استخراج کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کرتا اور ایک دھوکہ جو پہلے دن سے ہی اس کو لگ جاتا ہے اُسی کی پیروی کرتا چلا جاتا ہے اور پھر تعصب اور کج بحثی کی وجہ سے خدا تعالیٰ اُس کے دل کا نور چھین لیتا ہے اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

مگر نیک سرشت آدمی اپنی رائے کے بدلنے سے ہرگز نہیں ڈرتا جب دیکھتا ہے کہ ایک صداقت کی تکذیب میں مجھ سے غلطی ہوئی تو اس کا بدن کانپ جاتا ہے اور آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور سچائی کے خون سے اس مجرم سے زیادہ ڈرتا ہے جس نے ایک بے گناہ اور معصوم بچہ کو ناحق قتل کر دیا ہو۔ سو خدا جو کریم و رحیم ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور اس کی عظمت دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک شخص بہادر دل کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے بولا کہ صاحبو۔ میں فلاں امر میں غلطی پر تھا اور جو کچھ میں نے ایک مدت تک بحثیں کیں یا جو کچھ میں نے مخالفت ظاہر کی وہ سب نادرست امر تھا۔ اب میں اس سے محض للہ رجوع کرتا ہوں۔ ایسے شخص کی ایک ہیبت دلوں پر طاری ہو جاتی ہے اور ولایت کا نور اس کے چہرہ پر دکھائی دیتا ہے اور دل بول اٹھتا ہے کہ یہ شخص متقی اور قابلِ تعظیم ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان سے پیار کرتا ہوں کہ جو گناہ اور خطا کا طریق چھوڑ کر حق کی طرف قدم اٹھاتے ہیں ..... سو مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی راہیں ڈھونڈے اور رمید و بحث کی بک بک کی کچھ پرواہ نہ رکھے۔" (ضیاء الحق صفحہ ۲۳-۲۴)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۶۲ء

باہمی تنازعات کی حقیقی ذمہ داری سیاست پر ہے

پچھلے دنوں اکاڑہ میں ایک مسجد کی ملکیت کے جھگڑے میں جو خون خرابہ ہوا ہے ملکی اخباروں نے اس کی نہایت زور سے مذمت کی ہے

یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ برصغیر ہند میں اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے ایسے واقعات کثرت سے ہو چکے ہیں اور پاکستان کے ارباب نظم و نسق نے ایک بار نہیں کئی بار ایسی کمیٹیاں بھی بنائی ہیں جن کا کام فرقہ وارانہ تنازعات کی تلخیوں کو کم کرنا اور مختلف فرقوں کو باہم صلح و آشتی سے رہنے کی مہم چلانا ہے مگر افسوس ہے کہ اس میں کامیابی نہیں ہوئی ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اگر پاکستان کے مسلمانوں میں صلاحیت ہوتی تو ۱۹۵۳ء کے فسادات ہی ان کی عبرت کے لئے کافی تھے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری کچھ اتنا راسخ ہو چکی ہے کہ اس کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے کسی نہایت کارگر نسخہ کی ضرورت ہے۔

اس بیماری کی اصل جڑ وہ ذہنیت ہے جو امتداد زمانہ سے مسلمان اہل علم حضرات نے بعض متشددانہ غلط مسائل پر زور دیکر مسلمانوں کی بنا دی ہوئی ہے۔

یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ وہ دین جو دنیا میں صلح و امن کا پیغام ہی صرف لے کر نہیں آیا بلکہ قیام امن کے لئے جس نے تیر بہدف نسخہ لا اکراہ فی الدین پیش کیا ہے اور جنگ و صلح کے ایسے متوازی۔ منصفانہ اور امن پسندانہ اصول دئے ہیں آج وہی دین ساری دنیا کے لوگوں میں مسلمان اہل علم حضرات کی غلط توجیہات کی وجہ سے تلوار کا دین مشہور ہو چکا ہے اور ساری دنیا اب اسلام کو نعوذ باللہ ایک وحشیانہ مذہب خیال کرنے لگی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ آج جبکہ چاہیئے تھا کہ ہمارا یہ طبقہ اسلام کے امن پسندانہ اصولوں کی تلقین کرتا اور اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کو دکھاتا الٹا اسلام کو ایک جارحانہ دین کے طور پر پیش کر رہا ہے اور مسلمانوں کی اس ذہنیت کو جو بعض مسلمانوں کے غلط اقدامات کی وجہ سے آج بن گئی ہوئی ہے اور بھی سان پر چڑھا رہا ہے اور اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اسلام گرم جنگ کو دفاع تک محدود نہیں رکھتا بلکہ جارحانہ پیش قدمی کا علمبردار ہے۔

اور کفر و شرک کو ہی تلوار کے زور سے نہیں مٹا دینا چاہتا بلکہ بغیر قوت کے استعمال کے اسلام ترقی ہی نہیں کر سکتا۔ اس لادینی نظریہ کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے عہد نبوی کی تاریخ کو بھی مسخ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

”رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو موثر سے موثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا مضبوط دلائل دئے واضح حجتیں پیش کیں۔ فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہونے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ..... لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعئ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ...... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم نہیں پہنچ سکتی۔ ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھی۔“ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

پھر مودودی رسالہ حقیقت جہاد میں فرماتے ہیں:

”مسلم پارٹی اور اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر ... ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی اور تمام ملک کے باشندوں کو دعوت دیگی کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی تو لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔“

(رسالہ حقیقت جہاد)

یہ ذہنیت ہے جس کا مظاہرہ ایک ایسے عالم دین نے کیا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ اس عقل و خرد کے زمانہ میں صحیح اسلام کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ جب ہر فرقہ اپنے آپکو ہی اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھتا ہے اور ساتھ یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اپنے اسلام کو بزور قائم کرنا اس کا فرض ہے تو بتائیے اسلامی فرقوں میں اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب بزعم خود ایک مہذب ترین اسلام پسند عالم دین کی یہ ذہنیت ہے تو اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ پرانے ڈگر کے اہل علم حضرات کی ذہنیت کیسی ہوگی۔ اس لئے جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ اس سے پہلے ہوا ہے یا آئندہ ہوگا اس پر حیران ہونے اور افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوگا۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

پھر جب مہذب ترین کہلانے والے اہل علم حضرات خود اس زہریلے پودے کی اس طرح آبیاری کر رہے ہیں تو حکومت کا نظام نظم و نسق اس پودے کو جڑ سے کس طرح اکھاڑ سکتا ہے اور ایسے واقعات کی روک تھام کس طرح کر سکتا ہے۔ تلقین تو بڑے زور شور سے یہ کی جاتی ہے کہ اپنے اسلام کو بزور قوت قائم ہونا فرض ہے اپنے سے اختلاف کرنیوالے کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دے کر دنیا سے مٹا دو۔ ان کو حکومت سے غیر مسلم اقلیت قرار دلواؤ اور قانون کی پناہ سے بھی باہر کر دو۔ دن رات ہر مسجد اور ہر جلسہ میں اسطرح اختلاف عقائد کی وجہ سے منافرت انگیز اور اشتعال دلانے کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسروں کو بالجبر اپنے عقائد کا معتقد بنانا اوّلین فرض سمجھا جاتا ہے تو بتائیے مسلمانوں میں باہم صلح و آشتی کا جذبہ کسی جادو کی لکڑی سے تو پیدا ہو کر نشوونما نہیں پا سکتا۔

ہم صاف طور پر بتا دینا چاہتے ہیں کہ دین کو سیاست میں داخل کرنے کا یہ ادنیٰ نتیجہ ہے۔ یہ وہ مرض ہے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے خلیفہ برحق کو باغیوں کے ہاتھوں سے شہید کروایا۔ یہ وہ بیماری ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ لگوایا اور شیعہ و سنی کا وہ فتنہ کھڑا کیا جس سے اسلام کی تمام تاریخ خون آلود ہو کر رہ گئی ہے

جب تک اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیوں کی اجازت ہوگی یہ فرقہ دارانہ جنگ زرگری کبھی ختم نہیں ہوگی خواہ حکومت اور اسلام کے خیر خواہ ایڑی چوٹی کا زور لگا لیں جب تک عیسائی یورپ کی طرح یہاں ایک نظام حکومت قائم نہیں ہوگا جو اسلامی پارٹی بازی سے بالا ہو نہ مسلمانوں میں اتحاد ہوگا نہ حکومتیں دلجمعی سے کام کر سکیں گی اور نہ اسلام کے غلبہ کی راہ کھلے گی۔

حیاتِ مسیح کی ایک دلیل

”حیات مسیح علیہ السلام“ کے زیر عنوان جناب ماسٹر ابراہیم صاحب منڈی رانجھا ضلع سرگودھا ایک مضمون ہفت روزہ دعوت لاہور میں قسط وار تحریر فرما رہے ہیں۔ قسط نمبر ۲ میں آپ پہلی دلیل بدیں الفاظ پیش کرتے ہیں:۔

”علم معانی کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ لا استعارۃ فی الاعلام کہ اعلام میں استعارہ نہیں ہوتا۔ لفظ مسیح علم (اسم معرفہ) ہے۔ بموجب علم معانی اس سے استعارہ لینا کسی طرح جائز نہیں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں مسیح ابن مریمؑ یا ابن مریمؑ کے آنے کی خبر دی ہے۔ لہذا مسیح ابن مریمؑ سے کسی دوسرے شخص کو مراد لینا جائز نہیں۔“

(ہفت روزہ دعوت مورخہ ۵/۴/۶۲ صفحہ ۴)

علم معانی کا متفقہ مسئلہ کیا ہے یہ تو علم معانی کے ماہرین ہی فیصلہ کر سکتے ہیں تاہم ہم مولانا کی خدمت میں استفسار کرتے ہیں کہ یہ جو رستم پاکستان اور افلاطون زمانہ قسم کے استعارے روزمرہ کے استعمال میں ہیں یہ علم معانی کے مطابق ہیں یا نہیں۔ یہ محاورہ اس قدر عام ہے کہ ہمیں اس کی زیادہ مثالیں دینے کی ضرورت نہیں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابن مریمؑ کے استعارے اردو فارسی وغیرہ میں اس کثرت سے استعمال ہوئے ہیں حیرت ہوتی ہے کہ مولانا نے اس کا انکار کس طرح کر دیا ہے غالب دہلوی کا مشہور شعر ہے ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی
اپنے دکھ کی دوا کرے کوئی

پھر اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے تو اس میں کیا نقص ہے۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کو
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تجھ سے یہی خطاب
خوباں کو بھی تو تُو نے مسیحا بنا دیا

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی مساعی

ریڈیو پر تقاریر ۔۔ مقامی اخبارات میں مضامین کی اشاعت

لٹریچر کی وسیع اشاعت ۔۔ ۱۸ افراد کا قبول حق

سہ ماہی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۶۳ء

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم مبلغ انچارج بو مشن ہیں ان کی رپورٹ کارگزاری حسب ذیل ہے:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تین نئے پرائمری سکولوں کا افتتاح عمل میں آیا جن میں سے دو کے افتتاح میں مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب نے شمولیت کی روسینو (Rosino) سکول کے افتتاح کے موقعہ پر انہوں نے ایک اچھے خاصے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اسلام کے نظریہ تعلیم اور مسلمانوں کی اس میدان میں علمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے بڑی توجہ اور انہماک سے تقریر سنی۔ اس تقریب کے دوسرے مقرر سیتو کورٹ کے پریذیڈنٹ تھے جو پیرامونٹ چیف کی نمائندگی کر رہے تھے۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے احمدیہ مشن کی ملکی اور اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ مشن کی ہر ممکن مدد کریں۔ اس مشن کی مدد اس لئے بھی کرنا ضروری ہے کہ یہ اسلام کی خدمت کے ساتھ ملکی ترقی اور بہبود کے لئے بھی کوشاں ہے۔

دوسرے سکول کا افتتاح Rokkon مقام پر عمل میں آیا۔ یہاں پر بھی ایک مختصر مگر پر رونق افتتاحی تقریب کے بعد سکول کی کلاسیں شروع ہوئیں۔ وہاں کے چیف نے بھی احمدیوں کی تعلیمی میدان میں خدمات کو سراہتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مشن کی ہر ممکن مدد کریں۔ ان کے بچے اسلامی ماحول میں تعلیم پا کر پروان چڑھ سکیں یہ ہر دو سکول وہاں کے لوگوں نے "اپنی مدد آپ" کے اصول پر تعمیر کر کے مشن کے سپرد کئے ہیں۔ مذکورہ سکولوں کے افتتاح کے بعد مکرم نسیم صاحب نے روکو پر نگبور کا اور لونسر سکولوں کا بھی دورہ کیا۔ اور سکولوں کے ضروری پیش آمدہ امور طے کرنے کی کوشش کی۔

تیسرا اسکول بمقام تینناہون (TANINAHU) ضلع کنیما میں کھولا گیا۔ یہ سکول بھی وہاں کے لوگوں نے ہی تعمیر کیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں مکرم حافظ بشیر الدین صاحب نے مشن کی نمائندگی کی۔ اس موقعہ پر بھی علاقہ کے پیرامونٹ چیف کی طرف سے احمدیہ مشن کی مذہبی اور سماجی خدمات کی مؤثر الفاظ میں تعریف کی۔

سیرالیون میں اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے مشن کے پندرہ پرائمری سکول کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ جن میں دو ہزار سے زائد بچے مذہبی ماحول میں رائج الوقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر ایک سکول میں حتی الامکان دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ملک کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے عربی کی ابتدائی تعلیم کا بھی کسی حد تک انتظام کیا گیا ہے۔ گو ایسے اساتذہ کی جو رائج تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی تعلیم بھی دے سکیں شدت سے کمی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم مشن کی طرف سے ایسے انتظامات کئے جا رہے ہیں جن سے اس مشکل پر قابو پایا جاسکے۔ پرائمری سکولوں کے انتظامی امور مکرم نسیم صاحب کے سپرد ہیں۔ وہ اپنی استعداد کے مطابق باحسن طریق سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کاموں کے علاوہ ہمارے بو احمدیہ پرائمری سکول کے ہیڈ ٹیچر کے فرائض بھی ان کے سپرد ہیں۔ جہاں پر وہ خود مذہبی تعلیم کے لئے وقت دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں بو مشن کی نگرانی کے فرائض بھی جن میں پریس، بک شاپ اور مشن کے دیگر کام شامل ہیں دو ماہ سے ان کے سپرد ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں وہ باقاعدہ تراویح پڑھاتے رہے۔ تراویح میں کثرت سے احباب شامل ہوتے رہے تقریباً ایک گھنٹہ درس و تدریس کا کام بھی کرتے رہے۔

نماز عید میں احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ ایک گاؤں کے بارہ افراد نے اسی روز خدا کے فضل سے بیعت کی اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ

غلط فہمیاں دُور کرنے کا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان غلط فہمیوں کے دُور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے لوگوں کو احسن طور سے احمدیت سے روشناس کرایا جائے۔

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں۔ اور ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

ہماری پندرہ روزہ تربیتی کلاس انشاء اللہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء سے شروع ہوگی امید ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ خدام اس تربیتی کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھجوائیں گے۔ خدام کے لئے دینی معلومات حاصل کرنے کا یہ ایک نادر موقعہ ہے جس سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالےٰ کی ناشکری ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس میں حصہ لیں۔ نیز شامل ہونے والے خدام کو یہ بھی ہدایت کر دی جائے کہ وہ اپنے ساتھ قرآن مجید اور کاپیاں وغیرہ لائیں تاکہ وہ درس کے نوٹس لے سکیں۔ اور آئندہ زندگی میں بھی وہ ان کے کام آئیں

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز ایک اہم کام کے سلسلہ میں دوبارہ انگلستان اور یورپ جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ سفر ہر لحاظ سے بابرکت کرے مقصد میں کامیاب کرے۔ اور بخیریت واپس لائے آمین

(میجر) ڈاکٹر شاہ نواز خان ربوہ

(۲) میرا چھوٹا بچہ عزیز مشہود احمد رشید کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت اس بچہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔۔ نیز میری ترقی کا کیس ان دنوں زیر غور ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے

شیخ جمیل احمد رشید ۳۷ گلبرگ کالونی لاہور

گمشدہ رقم

مورخہ ۶ اپریل کو بوقت ایک بجے سٹیشن ربوہ پر میرے دو صد چالیس روپے گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو یہ رقم ملی ہو وہ براہ کرم مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ رقم کی تفصیل بتا کر ان سے حاصل کی جا سکے۔

عبد العزیز معمار معرفت احمد علی صاحب سردس شو کمپنی گلبرگ روڈ لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

ابّا جان مرحوم کی یاد میں

از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ مغربی جرمنی

۶ اور ۷ نومبر کی درمیانی رات میں باوجود کوشش کے سونے سے قاصر رہا۔ طبیعت میں اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ میں نے قریباً ساری رات بے خوابی میں گذاری۔ صبح طبیعت میں بے چینی، ورنگان تھی۔ میں ناشتہ کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ میرے بیٹے نے مجھے تار لا کر دی۔ یہ تار برادرم کمال یوسف صاحب کا تھا اور اس کا مضمون صرف دو الفاظ پر مشتمل تھا۔

accept Condolence

اس تار کو پڑھ کر مجھے اپنی بے چینی کی وجہ تو سمجھ آ گئی لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ حادثہ جانکاہ کس کی وفات کی خبر پر مشتمل ہے۔ سارا دن کرب و اضطراب میں گذرا۔ شام کو وکالت تبشیر کی تار سے حقیقت منکشف ہوئی کہ ہمارے پیارے ابا جان ۶ نومبر کو صبح دس بجے لاہور میں وفات پا گئے۔ اپنے محبوب حقیقی کے دربار میں حاضر ہو چکے ہیں۔ ہمبرگ میں وطن سے ہزاروں میل دور اپنے اعزہ و اقارب کی عدم موجودگی میں یہ خبر گہرے صدمہ اور انتہائی غم کا باعث ہوئی۔ تار کا مضمون پڑھتے ہی پہلا فقرہ میری زبان سے یہ نکلا

اے مولا ہم تیری رضا پر راضی ہیں

مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ میری زبان پر متواتر دعا کے کلمات جاری تھے۔ میں اپنے بیوی بچوں کو لیکر مسجد میں حاضر ہو کر اور برادرم محمود احمد صاحب چیمہ کی امامت میں ہم سب نے نماز مغرب و عشاء ادا کیں اور برادرم چیمہ صاحب نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ دیر تک نوافل کے ذریعہ اس عاجز نے اپنے پیارے ابا جان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

لاہور سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۷ نومبر کو مخدومی و محترمی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے باوجود علالت طبع کے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جنازہ کے ساتھ خود تشریف لے گئے اور آخری دعا تک بہشتی مقبرہ میں موجود رہے۔ وکلاء اور ناظر صاحبان کے علاوہ ربوہ کے احباب کثرت سے جنازہ میں شریک ہوئے۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی تعزیت کا پیغام بھجوایا۔ حضرت میاں صاحب نے تعزیت کا لمبا خط اس عاجز کو اپنے دستخطوں سے لکھوایا اس محبت اور اخلاص سے پُر خط کے چند ابتدائی فقرات ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

عزیزم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کو بڑے افسوس کے ساتھ اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کے والد چوہدری عطا محمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کچھ عرصہ سے ان کی صحت خراب ہو رہی تھی اور کافی کمزور ہو گئے تھے۔ کل اچانک رات کے وقت ان کا جنازہ آ گیا۔ میں ابھی ان کا جنازہ پڑھا کر واپس آرہا ہوں۔ جنازہ میں میں نے ان کی مغفرت اور رفعِ درجات کے علاوہ ان کی اولاد کے لئے عموماً اور آپ کے لئے خصوصاً دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور آپ سب کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ والدین کا سایہ بڑی رحمت کا موجب ہوتا ہے مجھے یقین ہے کہ نیک والدین کی دعائیں انکی وفات کے بعد بھی ان کی اولاد کو پہنچتی رہتی ہیں اور آپ کو تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص خدمت کا موقع عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔"

مکرم و محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل اعلیٰ نے اپنے خط محررہ ۷ نومبر ۶۲ء میں خاص ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔

اس کے علاوہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت مہر آپا صاحبہ۔ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود۔ مخدومی و محترمی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نہایت محبت اور اخلاص بھرے تعزیتی خطوط لکھے علاوہ ازیں کثرت سے احباب نے تعزیت کے خطوط لکھ کر ہمارے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ تمام بزرگان کرام اور احباب کو اس محبت و اخلاص کی جزائے خیر دے اللّٰھم آمین۔ ہمارے بیرونی مشنوں میں کام کرنیوالے مبلغین کرام نے بھی اپنے خطوط کے ذریعہ اپنی محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا بالخصوص یورپ کے مبلغین نے گہری ہمدردی کا ثبوت دیا خصوصاً برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے خبر سنتے ہی زیورک سے اس عاجز کو ٹیلیفون کیا اور دیر تک اپنی محبت اور اخلاص بھرے جذبات کا اظہار فرما کر میرے دل کو تسکین اور راحت پہنچائی اور پھر متواتر خطوط کے ذریعہ میرے غم کو ہلکا کرنے کی پوری کوشش فرماتے رہے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

~~~~~~

ابا جان نے ۱۹۲۰ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خود تحریر فرما کر بیعت کی۔ اور پھر اخلاص، محبت اور فدائیت میں دن بدن ترقی کرتے گئے۔ لائلپور ملازمت کے سلسلہ میں سالہا سال مقیم رہے اور اسی عرصہ میں لائلپور کی جماعت کی ترقی اور استحکام کے سلسلہ میں انہوں نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیا ان کی کوشش اور ہمت کے نتیجہ میں لائلپور میں اعلیٰ پیمانہ پر تبلیغی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ ہر جلسہ کے موقع پر ابا جان دیگر احباب کے ساتھ مل کر انتظامات کی تکمیل کے سلسلہ میں نمایاں حصہ لیتے مرکز سلسلہ سے چوٹی کے علماء تشریف لاتے رہے۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ لائلپور کی جماعت کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں مکرم و محترم قاضی محمد نذیر صاحب بھی لائلپور میں قیام پذیر تھے اور ہم قاضی صاحب کے ہمراہ ایک مکان میں رہتے تھے ابا جان کے تعلقات محترم قاضی صاحب کے ساتھ بہت گہرے تھے۔

جب لائلپور میں مسجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا تو ابا جان نے زمین کی فراہمی کے بارہ میں افسران کو مل کر تمام انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور پھر تعمیر کے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ابا جان ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ مسجد کے لئے چندہ کی فراہمی کے لئے ہفتہ کی شام کو دفتر کے کام سے فارغ ہو کر ضلع لائلپور کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے تشریف لے جاتے اور اتوار کی شام یا سوموار کی صبح کو واپس تشریف لاتے۔ اس طرح پوری ہمت [illegible] پورے اخلاص کے ساتھ ابا جان نے ایک قلیل مدت میں ہزاروں روپیہ فراہم کر دیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پر ابا جان کی ان خدمات کا خاص اثر تھا۔ جب حضور پر نور اس مسجد کے افتتاح کے لئے لائلپور تشریف لائے تو ابا جان ملازمت کے سلسلہ میں لائلپور سے باہر تھے اور باوجود انتہائی کوشش کے انہیں رخصت نہ مل سکی۔ حضور پر نور نے ابا جان کو لائلپور میں موجود نہ پا کر نہایت شفقت و محبت کے ساتھ دریافت فرمایا کہ

چوہدری صاحب کہاں ہیں

اس کے علاوہ جہاں جہاں ابا جان ملازمت کے سلسلہ میں رہے سلسلہ عالیہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اکثر جماعتوں میں پریذیڈنٹ کے عہدہ پر فائز رہے۔

حضور نے ۱۹۳۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کی نگرانی کے سلسلہ میں تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا جس کے صدر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضور نے ازراہ ذرہ نوازی ابا جان کو بھی اس کمیشن کا ممبر تجویز فرمایا اور ابا جان نے اس سلسلہ میں اپنے فرائض کو پوری محنت انہماک اور اخلاص کے ساتھ سرانجام دئے اور حضور نے ازراہ ترحم متعدد بار اس بارہ میں اظہار خوشنودی بھی فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور نے ابا جان کو بیت المال کے نظام کے استحکام کے سلسلہ میں جماعتوں کا دورہ کر کے تجاویز پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ابا جان نے ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کئی ماہ تک چھوٹی اور بڑی جماعتوں کے دورے کئے اور ایک مفصل رپورٹ مرتب کر کے صدر انجمن احمدیہ کی وساطت سے حضور کی خدمت میں بھجوائی۔ یہ رپورٹ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی اور صدر انجمن احمدیہ نے بھی اظہار خوشنودی کیا۔ حضور پر نور نے بھی اس رپورٹ کو پسند فرمایا۔ اور ابا جان کو ذاتی خط کے ذریعہ تعریفی کلمات سے نوازا اور صدر انجمن احمدیہ کو ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا ارشاد فرمایا۔

آخر اپنی ملازمت کے عرصہ کو پورا کرنے کے بعد ابا جان نے حضور پر نور کی خدمت میں اپنی بقیہ زندگی سلسلہ عالیہ کی خدمات کے لئے وقف کرنے کی درخواست پیش کی۔ حضور نے ابا جان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور ربوہ کی تعمیر کے کام کی اہمیت کے پیش نظر انہیں سکرٹری تعمیر کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرمایا۔ اس زمانہ میں عمارت کا سارا سامان پرمٹوں کے ذریعہ ملتا تھا۔ اور سامان کو حاصل کرنے کے لئے سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ ابا جان نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کیا اور پنجاب بھر کے تمام ضلعوں اور اہم مقامات کے دورے کر کے افسران متعلقہ کو مل کر پرمٹ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرتے رہے اور اس سلسلہ میں نہ دن دیکھا اور نہ رات۔ اس سلسلہ میں بہت محنت شاقہ اور دوڑ دھوپ کی اور قلیل ترین عرصہ میں عمارتی سامان بھاری تعداد میں مرکز سلسلہ میں جمع کر دیا۔ ابا جان نے کم و بیش اڑھائی تین سال بطور سیکرٹری تعمیر کام کیا اور اس عرصہ میں کام کے بوجھ کی وجہ سے ان کی صحت گرنی شروع ہو گئی اور Blood Pressure بہت بڑھ گیا لیکن انہیں خدمت کا اتنا شوق تھا کہ اس حالت میں بھی کام نہ چھوڑا اور بعض اوقات شدید تکلیف کے باوجود کام کرتے رہے اور سفر بھی اختیار کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ صحت نے جواب دے دیا اور ابا جان کو مجبوراً کام چھوڑنا پڑا۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابا جان کو اس حالت میں دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ کراچی میں جماعت کی جائیداد کا ایک اہم کام عرصہ سے تشنہ تکمیل ہے اور میں کئی دوستوں کو وہاں بھجوا چکا ہوں لیکن اس کام کی تکمیل کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی آپ کراچی جا کر اس کام کو پایۂ تکمیل کو پہنچانے کی کوشش کریں اور اس بارہ میں ہدایات سے بھی نوازا۔
~~~~~~

ابا جان نے فوراً آمادگی کا اظہار فرما دیا اور تکلیف کی حالت میں ہی کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ سفر کی کوفت اور کراچی کی آب و ہوا نے ابا جان کو بالکل نڈھال کر دیا اور ابا جان چلنے پھرنے سے عاجز آ گئے۔ جب حضور کو علم ہوا تو حضور نے ابا جان کو واپس ربوہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ ہمارے ابا جان کا سلسلہ عالیہ کی خدمات کے سلسلہ میں آخری سفر تھا۔ اس کے بعد ان کی صحت گرتی چلی گئی اور اکثر وقت صاحب فراش رہے آخر پیغام اجل آ پہنچا۔

اس عاجز کے بارہ میں ابا جان کو ہمیشہ یہ شوق رہا کہ میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کروں۔ لائل پور قیام کے دوران میں جبکہ میری عمر [illegible] سال کی تھی ابا جان متواتر میری تربیت اس ڈھنگ میں فرماتے رہے کہ میں تعلیم سے فارغ ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دے سکوں۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے ابا جان کی خواہش کے مطابق میری دینی تربیت اخلاص محبت اور شفقت سے فرمائی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ہم چند نوجوان ایک معین پروگرام کے مطابق اس چھوٹی عمر میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ہم لائلپور کے گردونواح کے قصبات اور گاؤں کے دورے کرتے اور لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچاتے۔ ہم بڑے بڑے غیر احمدی علماء کی مجالس میں پہنچ جاتے اور تبلیغ کے فرض کو دلیری کے ساتھ سرانجام دیتے۔ محترم قاضی صاحب کی زیر صدارت ہم تقاریر کی مشق کرتے اس چھوٹی عمر میں ابا جان کی ذاتی توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں میرے دل میں تبلیغ کا بے پایاں شوق پیدا ہوا اور بعد میں یہ شوق بڑھتا گیا۔ میں نے بی اے کی تعلیم ختم کرنے کے بعد بفضلہ تعالیٰ ۱۹۴۰ء میں اپنی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سپرد کر دی اور حضور پُرنور نے از راہ ذرہ نوازی میرے وقف کو قبول فرمایا۔ ستمبر ۱۹۴۵ء میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کے ہمراہ تبلیغ کے اہم فرائض کو سرانجام دینے کے لئے لنڈن روانہ ہوا۔ قادیان کے سٹیشن پر ہمیں رخصت کرنے کے لئے حضور پُرنور بنفس نفیس تشریف لائے اور اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت فرمایا۔ لنڈن، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دے کر جنوری ۱۹۴۹ء میں خاکسار حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہمبرگ (جرمنی) پہنچا۔ اور یہاں پہلے احمدیہ مسلم مشن کا آغاز کیا۔ اس تمام عرصہ میں ابا جان کی ہدایات اور دعائیں میرے لئے مشعل راہ رہیں۔ آخر ستمبر ۱۹۵۵ء میں چھ سال کے عرصہ کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز رخصت پر عازم پاکستان ہوا۔ جب کراچی پہنچا تو پیارے ابا جان کا مندرجہ ذیل پیارا خط ملا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

عزیز المکرم سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چھ سال کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کے بعد پاکستان میں آپ کی تشریف آوری پر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پایاں شکر ادا کرتے ہیں جس نے ایک طرف محض اپنے فضل و کرم سے نامساعد اور ناموافق حالات میں آپ کو اشاعت اسلام کے اہم فریضہ کے بطریق احسن انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور دوسری طرف ہم سب کو ایک لمبے عرصہ کی جدائی کے بعد آپ سے دوبارہ ملنے کا موقع بخشا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے کمزور بندوں پر ان پے در پے نوازشات کا ہم جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

عزیز من۔ آپ نے اپنی چھ سال کے عرصہ میں جس خوبی اور انتھک محنت و کوشش سے اپنے کام کو سرانجام دیا اور خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق جس جوش اور عزم سے کام کیا ہے وہ یقیناً آپ کی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی پر دال ہے۔ نامساعد حالات کی موجودگی میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا اپنے مشن میں کامیابی اس امر کا مزید بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر راضی ہے اور آپ اس کی رضا کے ماتحت فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ کا مزید فضل یہ ہے (اور یہ ایک حقیقت ہے) کہ پیارے آقا آپ پر خوش ہیں۔ دوسری طرف یہ ہماری بھی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے عزیز کو تثلیث اور دہریت کے مراکز میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی اور یہ امر مزید براں مسرت کا باعث ہے کہ آپ نے اپنے فرض کو اپنے آرام اور راحت کی قربانی دے کر خوبی سے ادا کر دیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بہرحال آپ کی پاکستان میں کامیاب مراجعت پر ہم تشکر و امتنان اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت اور عزم میں برکت ڈالے اور آپ کو صحت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی مزید خدمت انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اتنے لمبے عرصہ کی جدائی کے بعد سارا خاندان آپ سے ملنے کا بے حد مشتاق ہے۔ ہم سب کو آپ کو اپنے درمیان پا کر اور اپنے قریب دیکھ کر جس قدر مسرت ہوگی وہ بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے ملائے .... ہم آپ کی آمد پر کراچی آنا چاہتے تھے مگر آپ کے منع کرنے پر آپ کے احساسات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پروگرام کو بدلنا پڑا اور اب ہم آپ کو انشاء اللہ لائلپور ملیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو خیریت سے لائے ....

والسلام خاکسار علی محمد

پروگرام کے مطابق ابا جان خاندان کے جملہ افراد کے ہمراہ مجھے لائلپور ملے۔ محبت شفقت اور پیار کے ساتھ ابا جان نے مجھ سے لمبا معانقہ فرمایا۔ اتنے لمبے عرصہ کے بعد ابا جان سے بالخصوص اور دیگر ممبران خاندان سے بالعموم مل کر جو راحت اور خوشی اس عاجز کو پہنچی وہ بیان سے باہر ہے۔ کم و بیش تین ماہ کا عرصہ میں مرکز میں رہا اس دوران میں ابا جان کی صحت بفضلہ اچھی تھی اور باوجود [illegible] اپنے فرائض کو محنت اور ہمت سے سرانجام دے رہے تھے۔

آخر ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کو میں اپنی بیوی اور بچی کے ہمراہ ربوہ سے رخصت ہوا۔ ابا جان کی معیت میں افراد خاندان نے ہمکو الوداع کیا۔ ابا جان گھر سے سٹیشن تک میری بچی کو جس کی عمر اس وقت آٹھ سال کے قریب تھی محبت سے اٹھا کر لائے۔ اس وقت کس کو احساس تھا کہ یہ ملاقات آخری ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں پوری ہوئی۔ ہماری روانگی کے بعد چھ سات ماہ تو ان کی صحت اچھی رہی لیکن اس کے بعد کام کے بوجھ کے باعث صحت گرنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ تکلیف بڑھنی شروع ہوئی اور کام کو چھوڑنا پڑا۔

۱۹۵۵ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علاج کے سلسلہ میں یورپ تشریف لائے۔ حضور جرمنی بھی تشریف لائے۔ حضور پُرنور نے از راہ کرم و ذرہ نوازی اس عاجز کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور واپسی پر خطبات اور تقاریر کے ذریعہ تعریفی کلمات سے نوازا۔ احباب ربوہ نے کثرت سے ابا جان کو مل کر مبارکباد پیش کی۔ میں نے ایک لمبا خط ابا جان کی خدمت میں لکھا جس میں حضور کی ذرہ نوازیوں اور نوازشات کا ذکر کیا۔

امی جان نے مجھے بتایا کہ جب لوگوں نے کثرت سے مبارکباد پیش کی اور تمہارا خط بھی ملا تو تمہارے ابا جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے اس حد تک نوازا ہے آپ رو رہے ہیں۔ اس پر فرمانے لگے میری خوشی کی تو انتہا نہیں لیکن اپنی اور طبیعت کی کمزوریوں کا احساس کر کے اور پھر باوجود ان کمزوریوں کے اللہ تعالیٰ کے اس بڑھتے ہوئے فضلوں کا احساس کر کے میری آنکھوں میں تشکر و امتنان کے جذبات کے ہجوم کی وجہ سے آنسو آ گئے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں ابا جان اپنی ہدایات سے نوازتے رہے اور متواتر تحریر فرماتے رہے کہ خدمت سلسلہ بہت بڑا انعام ہے اس سے کبھی غافل نہ ہونا اور اپنے پیارے آقا کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے میں کبھی کوتاہی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے باوجود مشکلات اور میری کمزوریاں اور پھر کمزور صحت کے وقف کے عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائی اب دس سال کے طویل عرصہ کے بعد ہماری واپسی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ ابا جان کی صحت بہت گر چکی تھی انہوں نے [illegible] کو مجھے ہماری خالہ محترمہ یعنی میری بیوی کی والدہ صاحبہ کی وفات کی خبر دیتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"اب میں اپنی عمر کے آخری دور سے گزر رہا ہوں۔ صحت اس قدر گر چکی ہے کہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں میری یہ خواہش تھی کہ آپ کچھ وقت پہلے آ جائیں اور میرا جنازہ پڑھتے اور اپنے ہاتھ سے میرا کفن دفن کرتے۔ میرے دوستوں اور عزیزوں نے مجھے کئی دفعہ کہا ہے کہ اب مجھے ربوہ میں رہنا چاہئے"

ابا جان کو اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا اور ان کی انتہائی خواہش تھی کہ آخری ملاقات ہو جائے اور میں بھی اپنے پیارے ابا جان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بے تاب تھا۔ مرکز نے ان حالات کے پیش نظر محنت اور اخلاص کے ساتھ پوری کوشش کر کے ہمارے ٹکٹوں کا انتظام کر دیا تھا۔ لیکن یہاں آخری وقت میں غیر معمولی حالات پیدا ہوئے جن کی وجہ سے مجھے رکنا پڑا۔ زیورک میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مجھے دو تین دفعہ وہاں جانا پڑا۔ ابا جان کی حالت کا مجھے صحیح اندازہ ہو چکا تھا۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ہنگامی کاموں میں نقصان کے احساس کی وجہ سے میری روانگی ملتوی ہوتی چلی گئی۔ ابا جان بیٹے کے لئے بیتاب تھے بالخصوص وہ ہمارے تین بچوں کو جو یہاں ہیمبرگ میں پیدا ہوئے دیکھنا چاہتے تھے اور بار بار اس خواہش کا اظہار فرماتے تھے۔

مجھے ابا جان کی شدید کمزوری کا علم ہوا تو میں نے خیال کیا کہ بچوں کو پہلے بھجوا دوں کیونکہ میرا روانہ ہونا مشکل تھا۔ پس میں نے اپنے بچوں کو روانہ کر دیا۔ لیکن آہ ان کے پہنچنے کے پانچ چھ روز قبل یعنی ۹ نومبر کو ہمارے ابا جان ہم سب کو غمگین کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے اور اس طرح ان کی آخری خواہش پوری نہ ہو سکی اور ہم اپنے مولا کی رضا پر پوری طرح راضی ہیں۔

میری یہ دلی خواہش تھی کہ میں ابا جان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی محبت اور عقیدت کے پھول پیش کر سکوں۔ میرے ابا جان بھی ملاقات کے لئے تڑپ رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی باریک حکمتوں کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے یہ خواہش پوری نہ ہو سکی اور ہمارے پیارے ابا جان اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور میں ربوہ پہنچ کر ان کی تربت پر حاضر ہوا اور اپنے دکھ کرب اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی اور پھر اپنے قیام کے دوران میں اکثر قبر پر حاضر ہوتا رہا۔ (باقی صفحہ [illegible] پر)

اعلان برائے تربیتی کلاس لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اپریل سے ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس [illegible] لڑکیوں میں مڈل اور میٹرک کے معیار کی لڑکیوں کے لئے شروع کی جا رہی ہے مذکورہ معیار کی مستورات بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ وقت روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوگا حلقہ جات سے زیادہ سے زیادہ ممبرات کی شمولیت کی توقع کی جاتی ہے۔ کاپی اور قلم ضرور ہمراہ لائیں۔

(طاہرہ طلعت برائے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی لائلپور میں تشریف آوری

تعمیر دفتر کیلئے ایک ہزار روپیہ نقد آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی خوش قسمتی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہماری مجلس کا دورہ کرنا منظور فرمایا۔ آپ کا یہ دورہ تعمیر دفتر کے لئے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں تھا۔ آپ ۱۳؍اپریل کو تین بجے بعد دوپہر لائلپور تشریف لائے اور اسی دن شام کو واپس تشریف لے گئے۔ آپ کی آمد پر عہدیداران مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس مکرم میاں محمد محسن صاحب مرحوم کی کوٹھی واقع فیکٹری ایریا بلایا گیا۔ جس میں چند دیگر معززین جماعت کے علاوہ مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر ضلع و شہر لائلپور نے بھی شرکت کی۔

اجلاس مکرم شیخ محمد احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم رانا منظور احمد صاحب نے کی۔ مکرم شیخ جلیل احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد مشتاق احمد صاحب ہاشمی نے قائد صاحب کی طرف مجلس کی کارگزاریوں کا مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور اس سے قبل بھی تعمیر دفتر کے لئے مرکز کی طرف مقرر کردہ حصہ ادا کر چکی ہے اور اب پھر صدر محترم کے ارشاد کے مطابق دو ہزار روپیہ کا مزید وعدہ پیش کرتی ہے۔ اس رقم میں سے ایک ہزار روپیہ نقد اسی وقت صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ بقیہ رقم بھی انشاء اللہ العزیز سال رواں کے اندر ادا کر دی جائے گی۔

بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے اس وعدہ پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ مرکز کو آپ کی مجلس سے پانچ ہزار روپیہ چندہ کی توقع ہے۔ آپ نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اور اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے محترم صاحبزادہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام کو اس کمی کو جلد پورا کرنا چاہیئے۔ جو کہ آپ نے محسوس کی ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ مرکز کی طرف سے جو بھی تحریک آئیگی۔ ہم اس میں انشاء اللہ تعالیٰ پوری طرح سے حصہ لیں گے۔

اس کے بعد دعا ہوئی۔ صدر محترم نے نماز عصر کے بعد ایک پارٹی میں بھی شرکت کی۔ جو کہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم کی کوٹھی پر دی گئی تھی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

ایک ضروری اطلاع

محلہ پختہ باغ انبالہ شہر کے احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوڑے کھاد کی جو رقم مبلغ -/۳۸۱ روپے چندہ بطور امانت میرے پاس جمع تھی بعض وجوہات کے سبب ابھی تک میں ادا نہیں کر سکا تھا۔ اب ان احباب کی طرف سے وہ رقم میں نے مسجد زیورک کی تعمیر کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بھیجکر رسید حاصل کر لی ہے۔

خاکسار عبد المجید انبالوی پسر بابو عبد الرحمٰن صاحب مرحوم) انبالوی حال مقیم سٹریٹ پرنیوران محلہ خالصہ کالج لائسلر

دعائے مغفرت.

خاکسار کے تایا زاد بھائی چوہدری غلام حیدر صاحب ابن چوہدری محمد دین صاحب سیکھ چک $\frac{۲۷}{۶-R}$ ضلع بہاولنگر طویل علالت کے بعد مورخہ ۲ اور ۳ اپریل کی درمیانی شب رات کے ۱۰½ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔ پانچ کمسن بچے (چار لڑکے اور ایک لڑکی) اور ایک غمزدہ بیوی مرحوم کی یادگار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود کفیل اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم چک $\frac{۱۳۲}{۶-R}$ ضلع بہاولنگر حال گھٹیالیاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

لاہور میں رسالہ تشحیذ الاذہان

لاہور میں رسالہ تشحیذ الاذہان کی ایجنسی بنام میاں صاحب عطاء الرحمان ایجنٹ الفضل کھولی گئی ہے۔

احباب ان سے تعاون کر کے رسالہ کی خریداری بڑھائیں۔

(منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

نام	رقم
مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ کھیوڑہ ضلع جہلم	۲۰-۰۰
" خورشید بیگم صاحبہ " "	۵-۰۰
" صغریٰ بیگم صاحبہ	۵-۰۰
مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب دار الصدر ربوہ	۵۱۲-۰۰
" اہلیہ صاحبہ خود " "	۳۵-۰۰
" والدہ صاحبہ " "	۳۵-۰۰
" بچگان خود منور احمد۔ بشیر احمد۔ ظفر احمد ناصرہ۔ نصیرہ۔ منصورہ	۳۱-۸۶
اہل و عیال چوہدری فیروز الدین صاحب چک ۹۶ لائلپور	۱۲-۵۰
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۹۶ لائلپور	۸-۲۵
" روشن الدین صاحب " "	۳۱-۲۵
مکرمہ حسنیٰ صاحبہ	۶-۰۰
" اہلیہ صاحبہ محمد بخش صاحب " "	۶-۳۱
" زینب صاحبہ " "	۵-۲۵
" فضل بی بی صاحبہ " "	۵-۷۵
" طالعہ بی بی صاحبہ " "	۵-۰۰
مکرم محمد شریف صاحب " "	۵-۱۲
" غلام محمد صاحب " "	۱۰-۰۰
" فتح محمد خاں صاحب " "	۱۲-۰۰
مکرمہ حرمت بی بی صاحبہ " "	۶-۰۰
" رشیداں دختر عبد الکریم صاحب " "	۶-۰۰
مکرم بشیر احمد صاحب و سلطان احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۹۶ لائلپور	۱۰-۱۲
مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب "	۵
" غلام رسول صاحب "	۶-۰۰
" نواب الدین صاحب "	۵-۰۰
مکرمہ مائی رحمت بی بی صاحبہ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ	۶-۳۲
" امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مہابت محمد عمر صاحب "	۶-۰۶
" سعیدہ بیگم صاحبہ آفتاب احمد صاحب "	۶-۷۵
" عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ نعمت اللہ صاحب "	۵-۰۰
" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ محمد احمد نعیم صاحب	۶-۱۸
" عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبد الواحد صاحب ربوہ	۵-۲۵
" عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد الیاس صاحب ربوہ	۱۱-۵۰
مکرم چوہدری سعادت احمد خان صاحب " منجانب چوہدری برکت علی صاحب مرحوم "	۵-۲۵
مکرمہ سردار بیگم صاحبہ دختر میاں شمس الدین صاحب	۵-۵۰
" سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۵-۰۰
" اکبری خانم صاحبہ مع والدین و دیگر بزرگان "	۵۵-۰۰
مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ گنگا پوری "	۵-۰۰
" سیدہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ارشاد صاحب "	۵-۰۰
" عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب "	۵-۰۰
" دولت بی بی صاحبہ بیوہ غلام محمد صاحب "	۵-۱۲
" برکت بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ یار صاحب "	۱۵-۲۸
" خورشید عصمت صاحبہ اہلیہ محمد رفیع صاحب "	۵-۰۰
" صغریٰ فاطمہ صاحبہ بنت فضل الدین صاحب اور سیر "	۵-۳۱
" عالم بی بی صاحبہ والدہ محمد شریف صاحب "	۵-۲۵
" سیدہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف شاہ صاحب	۵-۲۵

(وکیل المال تحریک جدید)

امراء ضلع فوری طور پر متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں تجویز پاس ہوئی تھی کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔ اسی طرح امسال بھی مجلس شوریٰ کے موقع پر نمائندگان کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اب جب کہ میٹرک کا امتحان ختم ہو رہا ہے۔ امراء ضلع کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ میٹرک پاس طلباء کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں اگر گریجویٹ طلباء بھی زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ بھی کوشش کریں کہ ایسے خوشحال دوست اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں۔ تاکہ وہ خوب محنت کر سکیں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مکرم عبد القیوم صاحب آف نیلا گنبد نگران شعبہ جات مال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور عرصہ چند روز سے معدہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

محمد صدیق شاکر لاہور

۲۔ میری باجی صاحبہ کی صحت کچھ خراب ہے ان کی صحت کے لئے احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری باجی صاحبہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

نعیمہ روحی بنت چوہدری فیض احمد صاحب گھمن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۱) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کی منظوری پر وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحب مال اور سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

—— اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ——

مسل نمبر ۱۶۹۸۵ - یو کلمہ بیگم بنت بابو فقیر اللہ صاحب قوم گجے زوجہ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ اکسٹھ روپے معہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد سلمہ بیگم بنت بابو فقیر اللہ مکان نمبر ۲۵/۷ فرید ٹاؤن منٹگمری۔ گواہ شد فقیر اللہ مکان نمبر ۲۵/۷ فرید ٹاؤن منٹگمری وصیت نمبر ۱۰۷۴۸۔ گواہ شد ملک منور احمد ولد ملک غلام احمد سیکرٹری وصایا وصیت نمبر ۱۲۵۴۰ مکان نمبر ۱۰۰/۱۵۲ محلہ اسلام آباد منٹگمری

مسل نمبر ۱۷۰۰۱ - میں بشیراں بیگم زوجہ سید محمد رفیق شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ محلہ دارالرحمت غربی ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی زیور وغیرہ ہے میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ہو یا جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز آج کے بعد اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور میں ساتھ ساتھ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتی رہوں گی۔ الغرض میں عرض ہے کہ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا بشیراں بیگم۔ گواہ شد۔ سید محمد رفیق ولد سید محمد صدیق دفتر آبادکاری ربوہ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالستار دارالرحمت غربی ربوہ

—— بقیہ صفحہ ۵ ——

میری اب ایک ہی خواہش تڑپ اور آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے وجود کو سلسلہ عالیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے سلسلہ میں پہلے سے بھی زیادہ کامیابی عطا فرمائے تاجس غرض کے لئے ابا جان نے مجھے زندگی وقف کرنے کی تلقین فرمائی تھی وہ غرض ان کی وفات کے بعد اور بھی زیادہ کامیابی سے پوری ہوتی رہے۔ ان کی روح اس احساس سے بہرہ اندوز ہوتی رہے کہ ان کے ایک کمزور نحیف الجسم بیٹے نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل کی اور پھر اپنے عہد کو پورا کرنے میں اپنی ساری عمر صرف کر دی۔ تاجب میرا وقت آئے تو میں اپنے پیارے ابا جان کی خدمت میں حاضر ہو کر محبت پیار اور اخلاص کے جذبات پیش کر سکوں اور تصویری زبان میں عرض کر سکوں کہ پیارے ابا جان آپ اس حسرت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے کہ اس عاجز سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اب آپ کا یہ بیٹا محبت اور اخلاص کے پھول لے کر حاضر خدمت ہے۔ میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے عہد کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی اور اپنے فرائض کو سرانجام دیکر آپ کی خدمت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے حاضر ہوں۔ اب جدائی کا کوئی سوال نہیں۔ پھر میرے پیارے ابا جان کی روح یقیناً خوش ہوگی۔ اے خدا تو میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور فرما اور مجھے اپنے دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق عطا فرما۔ خاکسار (چوہدری) عبداللطیف مبلغ جرمنی

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● کوالالمپور ۱۲ اپریل - وزیراعظم ملایا تنکو عبدالرحمٰن کا دورہ فلپائن کامیاب رہا ہے۔ فلپائن اور انڈونیشیا مجوزہ وفاق "ملائیشیا" کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ تنکو عبدالرحمٰن اپنے دورے سے بہت مطمئن ہیں۔ اور صدر سکارنو اور میکاپیگل ملائیشیا کے قیام میں تاخیر کا باعث نہیں بنیں گے۔ وہ یکم اپریل کو منیلا پہنچے اور اپنے پانچ روزہ دورہ کے دوران انہوں نے صدر فلپائن میکاپیگل کے ساتھ مجوزہ وفاق کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔ سیاسی مبصروں نے دورے سے متعلق جو اطلاعات دی ہیں ان کے مطابق صورتحال بہتر ہو گئی ہے اور انڈونیشیا اور فلپائن کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمٰن کو یہ تاثر دیا ہے کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا میں امن برقرار رکھنے کے لئے وفاق ملائیشیا کے قیام میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔

● کوالالمپور ۱۲ اپریل - ملایا کے نائب صدر اور وزیر دفاع عبدالرزاق نے کہا ہے کہ مجوزہ وفاق ملائیشیا کے دفاع اور اس کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے امریکہ سے امداد کی درخواست نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملایا نے آزادی کے بعد سے اب تک کسی غیر ملک سے اقتصادی امداد حاصل نہیں کی۔ اور نہ وہ آئندہ ایسی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن ملائیشیا کے قیام کے بعد بعض علاقوں کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے امداد کی ضرورت پیدا ہو جائے گی۔ جس کے لئے امریکہ سے ہرگز درخواست نہیں کی جائیگی البتہ برطانیہ سے تعاون کرنے اور قرضہ دینے کے لئے کہا جائے گا۔ مسٹر عبدالرزاق جو ۱۰ اپریل کو امریکہ کے دورے پر جا رہے ہیں۔ یہاں اخباری نمائندوں کو بیان دے رہے تھے۔ جس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملایا امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدہ بھی نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ جنوبی مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم یعنی سیٹو میں شامل ہوگا۔

● لندن ۱۲ اپریل - برطانوی وزیر برائے دولت مشترکہ و نوآبادیات مسٹر ڈنکن سینڈز نے کل دارالعوام میں بتایا کہ زنجبار کو داخلی حکومت خود اختیاری انتخابات سے دو ہفتے قبل دے دی جائے گی جو جولائی کے شروع میں منعقد ہونے والے ہیں انہوں نے کہا کہ انتخابات کے بعد حکومت برطانیہ زنجبار کی حکومت سے مشورہ کر کے بہت جلد ایک ایسی کانفرنس کا انتظام کرے گی۔ جس میں اختیارات کی مکمل منتقلی اور آزادی کی تاریخ مقرر کرنے کا اہتمام کیا جا سکے

● سنگاپور ۱۲ اپریل - سنگاپور کے سربراہ مملکت یوسف بن اسحاق نے سنگاپور کے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ ۳۱ اگست کو ملائیشیا کے قیام سے قبل قوم دشمن عناصر کی جانب سے از سر نو حملول اور اس کے قیام کے بعد ایک سخت جدوجہد کیلئے تیار رہیں۔ انہوں نے مجلس قانون ساز کا اجلاس شروع ہونے کے وقت پالیسی کی اپنی ایک تقریر میں کہا کہ حال ہی میں بائیں بازو کے لوگوں کی جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں اس کی وجہ سے اشتراکیوں کا مشترکہ محاذ کا ڈھانچہ ختم نہیں ہوا ہے اشتراکی سازش میں کام کرنے والے اہم ترین لوگوں کو بے اثر بنایا گیا ہے۔ اب بھی ان کے بہت سے رہنما زمین دوز رہ کر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم دشمن عناصر جانتے ہیں کہ وہ ملائیشیا کی جنگ ہار چکے ہیں لیکن وہ ابھی اپنی قوتوں کو مجتمع کر رہے ہیں۔

● کوالالمپور ۱۲ اپریل - ملایا میں آسٹریلوی صنعتوں کی جو نمائش شروع ہو رہی ہے۔ اس میں آسٹریلیا کی ۱۵۰ کمپنیاں ۲۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان پیش کریں گی - یہ نمائش ۱۹ دن تک جاری رہے گی۔

● ڈھاکہ ۱۲ اپریل - قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خاں ۱۷ اپریل کو ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہوں گے۔ جہاں سے آپ ڈیڑھ ماہ کے عالمی دورہ پر جائیں گے۔ مولوی صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر شمس الدین احمد ان کے ہمراہ ہوں گے۔ سرکاری پروگرام کے مطابق مولوی تمیز الدین خاں اپنے دورہ کے دوران میں بیروت، لندن، واشنگٹن، سان فرانسسکو، ہونولولو، ٹوکیو اور ہانگ کانگ جائیں گے۔ سابقہ اطلاعات کے برعکس ان کے پروگرام میں روس کا دورہ شامل نہیں ہے۔

سیاسی جماعتوں سے متعلق آرڈی ننس توثیق کے لئے قومی اسمبلی میں پیش کئے گئے

"سیاسی جماعتیں آئین کی حدود میں رہ کر حکومت پر نکتہ چینی کر سکتی ہیں" (خورشید)

ڈھاکہ ۱۳ اپریل۔ سیاسی جماعتوں کی تشکیل پر پابندی اور ایبڈو زدہ سیاستدانوں کی نااہلی ختم کرنے کے متعلق اس سال جنوری میں صدر نے جو آرڈیننس جاری کئے تھے ان پر آج قومی اسمبلی میں بحث شروع ہو گئی۔ اس سے پہلے متذکرہ آرڈی ننسوں کو توثیق کے لئے ایوان میں پیش کرنے کی کارروائی پر سخت ہنگامہ ہوا اور مولوی فرید احمد نے ایجنڈے کی ترتیب بدلنے کی شدید مخالفت کی۔ سپیکر کو کچھ عرصہ کے لئے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا تاہم وقفہ کے دوران وزیر قانون مسٹر خورشید احمد اور مولوی فرید احمد کے درمیان مفاہمت ہو گئی۔ پارلیمانی حلقوں نے یقین ظاہر کیا ہے کہ قومی اسمبلی دونوں متذکرہ آرڈی ننسوں کی توثیق کر دے گی کیونکہ توثیق کے لئے معمولی اکثریت درکار ہے۔

وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے کل قومی اسمبلی میں سیاسی جماعتوں کے ترمیمی آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۲ء اور انتخابی اداروں کی نااہلی (ختم اور منسوخ کرنے) کے ترمیمی آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۳ء کے بارے میں دو قرار دادیں پیش کیں۔ یہ آرڈی ننس صدر نے امسال جنوری میں جاری کئے ہیں۔ وزیر قانون نے کہا کہ ترمیمی آرڈی ننس کے تحت سیاسی جماعتیں آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے حکومت پر تنقید کر سکیں گی۔ آپ نے دعویٰ کیا کہ یہ ترمیمیں مملکت پاکستان اور اس کے شہریوں کے عظیم تر مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی گئیں ہیں شہریوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہیں سیاسی جماعتوں کی رکنیت اور انتخابات میں حصہ لینے کے نااہل قرار دیا گیا ہے وزیر قانون نے کہا کہ یہ کہنا کہ انتخابی اداروں کی نااہلی کے حکم کے تحت ایبڈو زدہ سیاستدانوں کو ہراساں کیا جائے گا یا ان پر انتقامی طور پر مقدمہ چلایا جائے گا غلط ہے۔ امسال جنوری میں ترمیمی آرڈی ننس جاری ہونے کے بعد اب تک کسی ایک ایبڈو زدہ سیاستدان کو بھی ہراساں نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی کو ڈرایا دھمکایا گیا ہے اور نہ ہی مقدمہ چلایا گیا ہے۔ متعلقہ سیاستدانوں نے بھی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی لہذا ان پر مقدمہ چلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

مسٹر خورشید احمد نے کہا کہ حکومت صرف یہ چاہتی ہے کہ سیاسی جماعتوں کو کسی ایسے اصول کے تحت کام نہیں کرنا چاہئیے جو غیر اسلامی، ملک دشمنی یا نظریہ پاکستان کے خلاف ہو اس کے برعکس سیاسی جماعتوں کو ملک کے استحکام و سالمیت کے لئے کام کرنا چاہئیے۔

وزیر قانون نے کہا کہ متذکرہ ترمیم کے تحت سیاسی جماعتوں کے کردار میں باقاعدگی پیدا ہو جائے گی اور وہ آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے حکومت پر تنقید کر سکیں گی۔ آپ نے کہا کہ اس ایکٹ کے تحت کسی سیاسی جماعت پر پابندی لگانے کے سوال کا حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار سپریم کورٹ کو دیا گیا ہے۔ آپ نے ان حالات کا بھی ذکر کیا جو آئین کے نفاذ سے قبل ملکی سیاست میں پائے جاتے تھے۔ آپ نے ایبڈو زدہ لیڈروں کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے آخر میں ایوان سے درخواست کی کہ متذکرہ ترمیمی آرڈی ننسوں کی توثیق کی جائے۔

"جلد از جلد عملی جامہ پہنانے پر زور دیا اور کہا کہ اس مقصد کے لئے مختلف سرکاری محکموں پر "سرخ فیتہ" ختم کرنے کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔

پاکستان اور چین کا سرحدی معاہدہ

سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے منافی نہیں ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۳ اپریل۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے سرحدی معاہدے میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے جس سے کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی قرار دادوں کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ پاکستانی مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک مراسلہ میں لکھا ہے کہ چین اور پاکستان کا سرحدی معاہدہ اس وجہ سے ناگزیر تھا کہ سرحدوں کے بارے میں دونوں ملکوں میں سے کسی کو غلط فہمی نہ ہو سکے۔ سرحدوں کے تعین سے اب اس سوال پر کوئی جھگڑا ہونے کا خطرہ نہیں رہا اس لحاظ سے یہ سمجھوتہ اس علاقے میں امن و امان کا ضامن ثابت ہوگا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ اس معاہدے سے صورت حال خراب نہیں بلکہ بہتر ہوئی ہے۔ آپ نے بھارت کی اس دلیل کو غلط قرار دیا کہ پاکستان قانونی لحاظ سے سرحدی سمجھوتہ کرنے کا مجاز نہیں تھا اور کہا کہ جس علاقے کی سرحدوں کے بارے میں سمجھوتہ کیا گیا ہے وہ پاکستان کا ہے۔

الجزائری وزیر خارجہ زندگی اور موت کی کشمکش میں

الجزیرہ ۱۳ اپریل۔ الجزائر کے وزیر خارجہ مسٹر محمد خیمستی ہسپتال میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں انہیں کل قومی اسمبلی کے سامنے ایک بیروزگار الجزائری نے گولی ماری تھی جو ان کے جبڑے کو چیرتی ہوئی دماغ میں چلی گئی اور وہ خون میں لت پت ہو کر نیچے گر پڑے تھے گزشتہ رات دو ممتاز فرانسیسی ڈاکٹر ان کا علاج کرنے کے لئے پیرس سے بذریعہ طیارہ الجزائر لائے گئے۔ وزیر خارجہ کی صحت کے متعلق ایک اطلاع میں بتایا گیا کہ دماغ سے گولی نکالنے کے لئے اپریشن کرنے کا کوئی خیال نہیں ہے اور مسٹر محمد خیمستی کا بچنا محال ہے۔

"زرمبادلہ کی کمی ترقی کے راستہ میں حائل ہے"

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ بھارتی وزیر برائے اقتصادی و دفاعی ہم آہنگی مسٹر ٹی ٹی کرشنا ماچاری نے خیال ظاہر کیا ہے کہ غیر ملکی زرمبادلہ اور ٹیکنیکل معلومات کی کمی ملک کی ترقی کی راہ میں حائل ہے مسٹر کرشنا ماچاری نے کانگرس پارٹی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ ہنگامی صورت حال کے پیش نظر ترقیاتی منصوبوں کو

عجائب گھر ہمارے تہذیبی ورثے کے نگران اور ضامن ہیں (صدر ایوب)

وطن کی سالمیت کیلئے قومی روایات کی حفاظت ضروری ہے — جنرل موسیٰ

راولپنڈی ۱۳ اپریل۔ صدر مملکت محمد ایوب خان نے کل یہاں امید ظاہر کی کہ ہمارے عجائب گھر عوام کے ذہنوں میں قومی شعور پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عجائب گھر نہ صرف یہ کہ ہمارے تہذیبی ورثہ کے نگران ہیں بلکہ وہ موجودہ دنیا کی بدلتی ہوئی تہذیبی اور ثقافتی اقدار میں ہماری ثقافت کے فروغ کے ضامن بھی ہیں۔ انہوں نے پاکستان میوزیم ایسوسی ایشن کی تیرھویں سالانہ کانفرنس کے منتظمین کے نام ایک پیغام میں مزید کہا کہ عجائب گھر ایک طرف ہمیں اپنے عظیم اور شاندار ماضی کی یاد دلاتے ہیں اور دوسری طرف وہ تعلیم کا ایک موثر ذریعہ بھی ہیں اور مجھے توقع ہے کہ عجائب گھر عوام کے ذہنوں میں قومی شعور ابھارنے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں گے اور اس معاملہ میں انہیں حکومت کی مکمل حمایت حاصل ہوگی

یہ کانفرنس آرمی میوزیم میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور چار روز تک جاری رہے گی۔ اس میں پورے ملک سے تقریباً پچاس مندوب شریک ہو رہے ہیں

کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا کہ ملک کی سالمیت کی حفاظت کے لئے قومی روایات کی حفاظت اشد ضروری ہے انہوں نے کہا کہ صداقت کی علامتوں کے نگران محض لائبریریوں کی الماریاں اور عجائب گھروں کے شوکیس ہی نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اس کی حفاظت نئی نسل کے دلوں میں ہونی چاہئیے جس کے لئے ضروری ہے کہ کتابیں لائبریریوں کی الماریوں اور نوادرات عجائب گھروں کے شوکیسوں کی زینت ہی نہ بنے رہیں بلکہ ان کے معانی نئی نسل کے دلوں میں اتار دیے جائیں تاکہ وہ ان کی حفاظت کر سکیں۔ جنرل موسیٰ نے کہا کہ مسلح افواج کے لئے ماضی کی یادگار زندہ جاگتی حقیقت ہے اور اسی بناء پر ہم عجائب گھروں کی قدر کرتے ہیں اور ان محققوں کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جن کے علم کے ذریعہ ہم نوادرات کی اہمیت سے واقف ہوئے۔

امریکہ بھارت کو میزائل دے گا

نئی دہلی ۱۳ اپریل باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ بھارت کو میزائل مہیا کرے گا۔ انہی ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکہ بھارت کو آواز سے زیادہ تیز رفتار کے جیٹ طیاروں کی بجائے برطانوی ہاکر ہنٹرز دے گا۔ بھارت کے پاس اس وقت تین سو ہاکر ہنٹرز اور چالیس کینبرا بمبار طیارے ہیں معلوم ہوا ہے کہ سینیٹ کے بعض ارکان کی طرف سے حکومت پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ بھارت کو یہ فوجی امداد صرف اس صورت میں دے کہ بھارت کشمیر کے سوال پر پاکستان سے سمجھوتہ کر لے۔

چاندپور میں چیچک سے متعدد افراد ہلاک

چاندپور ۱۳ اپریل۔ چاندپور سب ڈویژن کے دیہی علاقوں میں پچھلے چند دنوں میں چیچک سے درجنوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ سب ڈویژن کے بعض علاقوں میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔

بھارت ہمسایہ ملکوں پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے

پیکنگ ۱۳ اپریل۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق برما اور نیپال کے اخبارات نے بھارت کی جارحانہ پالیسی کو ایشیا کے امن و امان کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔ نیپال کے ہفت روزہ اخبار "پوکھ" نے لکھا ہے کہ بھارت چھوٹے اور کمزور ہمسایہ ملکوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اخبار نے نیپال کے نظام حکومت پر بھارت کے لیڈروں اور اخبارات کی نکتہ چینی پر کڑی تنقید کی ہے اور لکھا ہے کہ بھارت ایک طرف تو نیپال کا دوست ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسری طرف نیپال کے دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ رنگون کے اخبار "دین گا ردم" نے بھارت کو سامراجیوں کا ایجنٹ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ چین کے ساتھ سرحدی جنگ کے بہانے اپنی فوجی طاقت کو بڑھا رہا ہے۔

بھارت کے صوبے گجرات میں ۲۵۰ کارخانے بند ہو گئے

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ گجرات بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر رسک لال پاریکھ نے صوبائی اسمبلی میں بتایا کہ پچھلے دو سال میں خام مال کی کمی کے اسباب صوبے کے ۲۵۰ کارخانے بند ہو گئے۔

لاؤس کے معاملہ میں چین کے خلاف بھارت کا پروپیگنڈہ

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ بھارتی اخبارات نے چین پر الزام لگایا ہے کہ لاؤس کی خانہ جنگی میں اس کا ہاتھ ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ لاؤس کی جنگ چین کے جارحانہ عزائم کی ایک اور مثال ہے